Root words   Lesson No 48

156 - 171

خود سے کھائے

زمین دونوں میں پر پاؤں مارکر چلنا / مارنا

لا اخوانهم ← أ-خ-ی ← بھائی   اخوان ← جمع

ضربوا ← ض-ر-ب ← زمین میں دوڑ دھوپ کرنا

غزّی ← غ-ز-و ← غزوہ کرنے والے / جہاد کرنے والے
نکلنے والے

لنت ← ل-ی-ن ← نرم مزاج ہونا

فظّا ← ف-ظ-ظ ← اونٹ کی اوجھڑی میں پانی کو ← مرنے
باندھ دینا کہ ہضم بھی نہ کریں

غلیظ ← غ-ل-ظ ← موٹے / اکھاڑے / کھردرے / سخت
ناہموار چیز کیلئے

فقدنو

الفضو ← ف - ض - ض ← توڑ کر بکھر جانا / جا بجا بکھرنا
آنسو کے لیے بھی - ایک دوسرے پر آنا
منتشر ہونا - ہر

خذلہ ← خ - ذ - ل ← (۱) چھوڑ دینا / شکست دینا - دھوکا دینا
غل ← غ - ل - ل ← خزانے سے چوری کرنا جو سب کی
مشترکہ ملکیت ہو -
(۲) دل میں کدورت / بغض / عناد ہو - زنجیر ← حسد کی
بیڑی / زنجیر

سخط ← س - خ - ط ← ناراضگی / سخت غصہ کے ساتھ

ادفعو ← د - ف - ع ← دور کرنا / دفع کرنا / دفاع

بافواھھ ← ف - و - ہ ← منہ / زبان سے

قعدو ← ق - ع - د ← بیٹھنا ← قاعدہ ✓

فادرءو ← د - ر - ء ← پوری قوت کے ساتھ کسی نقصان دہ
چیز کو دور کرنا - درء، درء
فرحین ← ف - ر - ح ← خوش کرنا

اللہ تعالیٰ کو کون خوش پسند ہے -

(۱) راضی (۲) سرور (۳) بھجت + خوبصورت (۴) حبور باغ میں جانے پر
(۵) بشر (۶) تاب ۔ دل کے ساتھ وہ اس جیسی لطف اندوز خوشی
(۷) فرحین ← (۱) نعمت کے ملنے پر خوش ہونا اللہ کا شکر ادا کرنا
Good bad (۲) اترانا
(۸) فکھین ← خوش گپیاں + (۹) شماتت ← کسی کی مصیبت پر خوش ہونا
(۱۰) معجب ← عجیب + دلکش

سب معلوم ہو گیا۔

Tafseer

Lesson No 48 (156 - 171)

156 - موت + زندگی - اللہ کا اختیار ہے۔

(منافق) پیچھے کافروں نے کہا تھا کہ اگر کام کو چلانے میں ہمارا حصہ ہوتا تو مسلمان (یہ لوگ) زخمی نہ ہوتے نقصان نہ اٹھاتے۔

ایسی باتیں کرنا جو عقیدہ تقدیر کے خلاف ہیں جو کہ ایمان بالغیب کا چھٹا جز ہے۔ مسلمان ہونے کے ناطے ہمارا پختہ یقین ہے کہ موت، پیدائش کا وقت، جگہ، حالات سب مقرر ہے ہماری باتوں سے نہیں بدلے گا۔

* حضرت خالد بن ولید — ساری زندگی جنگوں میں گزاری شہادت کی چاہ۔ جسم پر ایک بالشت نہیں جس پر تلوار کا زخم نہیں۔ لیکن موت گھر پر آئی ہے۔

اگر آپ کا عقیدہ تقدیر پختہ نہ ہو تو آپ بزدل بن جاتے ہیں اگر پختہ ہو تو کوئی ڈرا نہیں سکتا پھر انسان ناقابل تسخیر ہو جاتا ہے اللہ کے سوا کسی کا ڈر نہیں رہتا۔

← خرم مراد صاحب — 3rd heart surgery
پھر نہ بچے انہوں نے اپنی آخری وصیت میں یہ بات بھی بیان کی تھی کہ اگر مجھے تقریر کرتے موت آجائے اور تم کہو کہ دین کا کام کرتے تھے تو اسی میں۔ مطلب کافرانہ قول نہ کہنا۔ موت تو اللہ کی طرف سے حق ہے جو آکر رہے گا۔

لوگ ایسا کیوں کہتے ہیں؟ ← کیونکہ اللہ انکے دل میں یہ باتیں حسرت بنا دیتے ہیں پھر وہ کاوش کرتے رہ جاتے ہیں۔

← اس لیے پرہیز کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ تمام اعمال پر نگران ہے۔

Scanned with CamScanner

غزوہ احد میں لوگوں کے رد عمل

① منافق جو بھاگ رہے گئے کہ ہم نہ لڑیں گے۔

② ایک وہ جو اللہ کی راہ میں نظر انداز کیے بغیر لڑے اور بہترین لوگوں میں سے ہو گئے۔

← **حضرت عمر بن خطابؓ کے بھائی حضرت زید بن خطابؓ** جنہوں نے عمرؓ سے دو تین سال پہلے اسلام قبول کر لیا تھا جنگ میں جانے لگے تو بغیر زرہ کے تھے تو حضرت عمرؓ نے کہا کہ پہنے بلکہ بھائی جب تھوڑی دیر بعد دیکھا تو بغیر زرہ کے۔ جب حضرت عمرؓ آئے کہ زرہ پہنے کیوں نہیں، کہنے لگے عمر زرہ تو وہ پہنے جسے زندگی عزیز ہو۔ ہمیں تو زندگی کی پرواہ نہیں۔ جب بغیر زرہ کے دیوانہ وار لڑے تو شہید ہو گئے۔

حضرت عمرؓ جب انکی شہادت پر افسردہ تھے تو آپؓ نے دو باتیں کہیں تھی کہ میرا بھائی مجھ پر فوقیت لے گیا۔

① اسلام قبول کرنے میں ② جام شہادت نوش کرنے میں۔

157 – اگر کوئی شخص مارا جائے یا مر جائے **اللہ کے راستے میں** تو اللہ کی راہ میں آتی ← یہ بہتر ہے بہت زیادہ۔

دنیا کے مال جمع کرنے کی راہ میں آتی

رحمت + مغفرت الٰہی ← صرف اخلاص والوں کو + صرف پوری زندگی اللہ کی راہ میں مخلص رہنے والوں کو ملتی ہے۔

منافق + کافر کا مقصد — دنیا + اسکا مال

مومن " " — اللہ کی رحمت + مغفرت ہے۔

159 – آپؐ کیلئے کچھ مشورے — آپ صاحب الخلق تھے۔ بہترین اخلاق کے مالک۔ لیکن اللہ رب العزت بھی نصیحتیں کر رہے ہیں آپؐ کیلئے + آپؐ کے ساتھیوں کیلئے — تاکہ آپؐ کا بہترین کی بہترین حکمت عملی سامنے آئے۔

Scanned with CamScanner

صحابہ سے ایک غلطی ہوگئی تھی ۔ غزوہ احد کے موقع پر

وہ اس پر اللہ رب العزت انکی معافی کا اعلان کرتے ہیں

اس غلطی کی وجہ سے آپؐ زخمی ہوگئے ۔

آپؐ سے یہ غلطی ہوئی کہ ۔ آپؐ نے کہا کہ وہ قوم کیسے

فلاح پا سکتی ہے جو اپنے نبی کو زخمی کر دے ۔ اللہ رب العزت

نے معاف کر دیا ۔

ہدایت کس کو ملنی ، کب ملنی ، یہ اللہ رب العزت کا کام

ہے تمام لوگوں کا ، نبیوں کا سروکار نہیں ۔

آپؐ کا کافروں کو بد دعا دے دینا پر معافی ۔

ہوسکتا ہے آپؐ کے دل میں خیال آتا کہ لگتا صحابہ نے اچھا

نہیں کیا آپؐ کو اکیلا چھوڑ کر ۔ اس پر اللہ رب العزت

اپنی رحمت یاد دلا رہے ہیں کہ اللہ کی رحمت ہے کہ آپؐ

نرم دل ہیں ۔

① یہ اللہ کی عطا کردہ صفت ہے ۔

[رحمت + اللہ] — ② رحمت کی عظمت ، وسعت کی طرف اشارہ

مسلم لیڈر کی صفات ۔

④ حلم ، نرمی ، ملائمت ، ہونی چاہیے ۔ سختی سے لوگ بھاگ جاتے ہیں

نرمی ، محبت ، حسن اخلاق — گرویدہ کر دیتی ہے

← حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے

کہ میزان میں جو چیز سب سے بھاری ہوگی وہ حسن اخلاق ہے ۔

(ترمذی)

← حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں آپؐ نے فرمایا۔

خدا نرمی کو پسند کرتا ہے نرمی پر وہ ثواب عطا کرتا ہے جو سختی پر نہیں کرتا۔ اور نہ نرمی کے سوا کسی اور شے پر عطا کرتا ہے۔ (مسلم)

← بخاری کی روایت۔ حضرت عائشہؓ سے۔

رسول اللہؐ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ نرمی فرمانے والا ہے اور تمام امور میں نرمی کو پسند کرتا ہے"

← حضرت ابوذر + معاذ بن جبلؓ فرماتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا

تم جہاں کہیں بھی ہو اللہ سے ڈرتے رہو اور گناہ کے بعد نیکی کر لیا کرو کیونکہ وہ اسکو مٹا دیتی ہے اور لوگوں کے ساتھ اچھے خلق سے پیش آیا کرو۔

* نبی کریمؐ صحابہ کے ساتھ بہت نرم مزاج تھے۔ چھوٹی چھوٹی باتوں پر نہ ٹوکیں نہ جھڑکیں۔ الگ بیٹھ کر سمجھائیں۔ انکی عزت نفس کو مجروح نہ کریں۔ احساسات کو تکلیف نہ دیں۔ شوہر۔ بیوی کے ساتھ ایسا رشتے داروں کے درمیان سلوک نہ کریں۔

← حضرت مالک بن حویرثؓ کہتے ہیں کہ ← رسولؐ کا معمول

ہم کچھ ہم عمر نوجوان رسولؐ کی خدمت میں رہنے کیلئے حاضر ہوئے اور رات تک آپؐ کے ساتھ رہے۔ اللہ کے رسولؐ نہایت نرم دل تھے۔ جب انہوں نے محسوس کیا کہ ہمیں اب اپنے گھر والوں کی یاد ستا رہی ہے تو ہم سے پوچھنے لگے کہ تم لوگ اپنے گھر میں کن کن لوگوں کو چھوڑ کر آئے ہو۔ ہم نے تفصیل بتائی تو کہنے لگے اچھا اب تم اپنے گھر والوں کے پاس جاؤ انکے ساتھ رہو جو کچھ سیکھا ہے انکو بھی سکھلاؤ۔ اور انکو نیک باتوں کی تلقین کرو۔ اور جب نماز کا وقت آئے تو کوئی مؤذن بن جائے اور جو تم میں سب سے بڑا ہو وہ امامت کرے۔ — نرمی کا معاملہ کریں تاکہ

آپؐ دین سکھا رہے تھے لیکن انکو افسردہ دیکھا تو جانے کا کہہ دیا۔

Scanned with CamScanner

اصحاب صفہ — آتے تھے آپؐ کے پاس دین سیکھنے۔ بھلا بھولا
میاں بیوی، دو پھول - مختلف مالی / باغ - 1 پودا اکھاڑ کر دوسرے باغ میں نہیں لگ سکتا۔

← حضرت ہند بن ابی حالہؓ — آپؐ کے بارے میں کہتے ہیں کہ آپؐ
نرم خو تھے سخت مزاج نہ تھے کسی کی توہین روا نہ رکھتے تھے چھوٹی
چھوٹی باتوں پر شکر ادا کرتے۔ کسی کو برا بھلا نہیں کہتے تھے۔ کھانا
جس قسم کا سامنے آتا تو اسکو تناول فرما لیتے کچھ نہ کہتے۔ اگر کوئی
حق کی مخالفت کرتا تو آپؐ کو غصہ آجاتا اور اسکی
پوری حمایت کرتے لیکن اپنے ذاتی معاملے میں کبھی غصہ نہ آیا۔
نہ کبھی کسی سے انتقام لیا۔

② لیڈر کو عوام کی غلطیوں کو معاف کر دے۔

③ " ان کے لیے مغفرت کی دعا کریں۔

Must Apply !!!!

"عام زندگی المعمولی زندگی میں نرم رہنا چاہیے لیکن
اصولوں کے معاملے میں سخت رہنا چاہیے"

← نماز، ادب آداب، جلباب — اس معاملے میں Firm رہیں۔
یہاں نرمی دکھا کر آپ بگاڑ سکتے ہیں اپنے آگے کی بنیاد
مضبوط نہ بنے گی۔

← ہر شخص کو اپنے آپ کو اپنے رتبے کے مطابق دنیا / رکھنا
چاہیے حدود کو۔

④ ان سے مشورہ کریں — ایسا نہ غزوہ احد والی بات پر
اب آپؐ ان سے مشورہ لینا بند کر دیں۔
سورۃ شوریٰ — آپس کے مشورے
رضامندی سے — سورۃ البقرۃ

Scanned with CamScanner

الاسلام

اسلام — عام معاملہ — خاص معاملہ

"ضرور مشورہ لیں۔"

← آپ نے فرمایا۔

جس شخص سے مشورہ لیا جائے وہ امین ہے اس پر لازم ہے کہ اس معاملے میں جو کام وہ خود اپنے لیے تجویز کرتا ہے وہ ہی رائے دوسرے کو دے۔ اس میں خیانت کرنا غلط ہے۔

"مشورہ دیں آپ کے پاس یہ امانت ہے۔"

عزت ہوتی ہے، رشتہ مضبوط ہو جاتا ہے، اہمیت کا اندازہ ہو جاتا ہے۔

* اللہ سے مشورہ — یعنی استخارہ — خیر طلب کرنا۔

"جو شخص بھی استخارہ کرتا ہے وہ کبھی نامراد نہیں ٹھہرتا۔"

ہر مسلمان یہ کر سکتا ہے۔

(1) دو رکعت نفل نماز (sunrise & sunset نہ پڑھیں)

(2) حمد و ثناء کرنا (سورۃ الفاتحہ + درود شریف)

(3) استخارہ کی دعا — ان ھذا الامر — پر وہ کام کو ضرور fit کریں۔

(4) خواب ضروری نہیں — بس دل سکون میں آجاتا ہے

(5) اگر آپ کرتے ٹھیک ہے۔

(6) رات ضروری نہیں ہے — دن میں بھی کر سکتے ہیں

(7) دوست، ماں، باپ، بہن بھائی، نانی، دادی دوسرے کے لیے کر سکتے ہیں۔

← غزوہ خندق / احزاب ← کے موقع پر جب سب کفار جمع ہو گئے تھے تب آپ نے ایک Agreement کرنا چاہا ہے

آل عمران کی آیت نمبر 159 سے اعلیٰ درجے کے قائد، امام، استاد، لیڈر، والدین کیلئے صفات

تھے یہ جتنی پیداوار ہے اسکا 1/2 یا 1/3 حصہ یہودی + کافروں
کو دے دیا جائے۔ اسوقت یہ چلے جائیں زور ٹوٹ جائے۔
→ اسوقت سعد بن معاذؓ + سعد بن عبادہؓ اُٹھ کر
کھڑے ہوئے — کہ ہمیں یہ بات قابل قبول نہیں
ہے۔ کہ جب جاہلیت کے زمانے میں یہ ہم سے ایک دانہ
نہ لے سکے تو اب کیسے انکو دے دیں۔ پھر آپؐ نے
اپنے صحابہ کی رائے مانی اور معاہدہ نہیں کیا۔

→ صلح حدیبیہ کے موقع پر آپؐ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ
سے مشورہ کر کے وہ ہی رائے دی تھی۔
→ واقعہ افک — حضرت عائشہؓ پر الزام — بہت
پریشان — ایک ماہ تک پریشان — آپؐ نے مشورہ
کیا دوسرا صحابہ سے۔ لونڈی کو بلا کر حضرت عائشہؓ کے بارے
میں پوچھا۔ حضرت عمرؓ سے بھی۔

مشورہ کر کے بہترین رائے پر عمل کریں۔

مفسر القرآن
↑
→ حضرت ابوبکر صدیقؓ حضرت عبد اللہ بن عباسؓ
سے بہت پیار کرتے تھے کیونکہ آپؐ نے انکے لیے
قرآن کے علم کی دعا کی تھی۔ اور اسلئے حضرت
ابوبکر صدیقؓ کو انکی رائے بہت اچھی لگتی تھی۔

→ آپؐ سب صحابہ سے مشورہ کرتے تھے لیکن حضرت ابوبکرؓ +
حضرت عمرؓ کے بارے میں فرمایا۔
جب تم دونوں کسی رائے پر متفق ہو جاؤ تو میں تمہارے
خلاف نہیں کرتا۔

یہ دونوں آپؐ کے وزیر / خاص انسان تھے۔

مشورہ کر کے (بہترین) ذرائع پر عمل کر کے توکل کرو۔ مستحکم رہو۔

توکل کے بارے میں حدیث

آپؐ نے ایک موقع پر فرمایا

"کہ آدمی کی خوش نصیبی ہے کہ جو کچھ اللہ اس کے لیے فیصلہ کرے وہ اس پر قناعت رہے۔ آدمی کی بدنصیبی ہے کہ وہ دعائے خیر نہ کرے اللہ سے۔ آدمی کی بدبختی ہے کہ اللہ کے حکم + فیصلہ پر ناراض رہے۔"

* اللہ پر توکل — کہ جو کچھ اللہ کی طرف سے آئے میرے لیے بہترین۔ جس حال میں رکھے میرے لیے بہترین۔

*** ایک آدمی نے آ کر آپؐ سے کہا کہ**

اے اللہ کے رسول! میں اپنی اونٹنی کو باندھوں پھر اللہ پر توکل کروں۔ یا اسے چھوڑ دوں پھر اللہ پر توکل کروں۔ آپؐ نے کہا۔

"اعقلها وتوکل"۔

"کسی چیز کو حاصل کرنے کی پوری تدبیر کر کے اللہ پر توکل کرے۔"

حضرت عمرو بن عاصؓ نے کہا کہ آپؐ نے فرمایا۔

کہ آدمی کا دل وادیوں میں بھٹکنے کو تیار رہتا ہے جو کوئی اپنا دل وادی میں بھٹکنے کے لیے چھوڑ دے گا اللہ کو پرواہ نہ ہوگی کہ کونسی وادی اس کی تباہی کا سبب بنے۔

"جو شخص اللہ پر توکل کرے گا اللہ اس شخص کو وادیوں میں بھٹکنے اور بھول بھلیوں سے بچائے گا۔"

نرمی۔ حسن اخلاق۔ عفو و درگزر۔ مغفرت۔
مشورہ۔ توکل۔

سیزن بدر، احد - اللہ کی مدد ← 160

Only comes when your have firm believe, ~~doing~~ taking actions & having Tawakul.

← 162 **حضرت عبداللہ بن عباسؓ کہتے ہیں کہ یہ آیت** ایک سرخ دار دھاری جیسی چادر کیلئے نازل ہوئی جو بدر کے دن مال غنیمت سے گم ہو گئی تھی اور چند لوگوں کو لگا تھا کہ آپؐ نے اپنے پاس رکھ لی ہے کہ یہ آیت نازل ہوئی۔

← اور مجاہد کے مطابق یہ بھی احد میں ہی نازل ہوئی۔ جب عبداللہ بن جبیر (درے پر مقرر) کو لگا کہ ہمیں بھی جانا چاہیئے ایسا نہ ہو کہ آپؐ ہمارے لئے مال غنیمت میں سے کچھ بچا ہی نا نہ تو اس شک کو دور کرنے کیلئے یہ آیت نازل ہوگی۔

← **حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں** - کہ حضرت علیؓ نے یمن سے ایک سرخ رنگ کے چمڑے میں سونا بھیجا جس سے مٹی بھی ابھی صاف نہ ہوئی تھی آپؐ نے چار آدمیوں میں تقسیم کر دیا۔
عینیہ، اقرع، سعید، عامر یا علقمہ
آپؐ کے صحابہ میں سے کسی نے کہا تھا کہ ہم اسکے زیادہ حقدار ہیں تو آپؐ نے کہا تمہیں میرے پر یقین نہیں میں امین ہوں میرے پاس آسمانوں + زمین کی خبر آتی ہیں۔
ایک آدمی جسکی آنکھیں اندر دھنسی ہوئی، چہرے کی ہڈیاں ابھری ہوئی، پیشانی ---- تہبند پنڈلیوں سے اٹھاتا کھڑا ہوا۔ اے اللہ کے رسول اللہ سے ڈریے۔ آپؐ نے فرمایا تیری بربادی ہو۔ کیا میں اللہ سے روئے زمین پر زیادہ ڈرنے والا نہیں ہوں۔ (مسلم سے روایت)

مسلم کی دوسری روایت - عدل کریں۔ آپؐ نے

کیا۔ ہم سے سب سے زیادہ روئے زمین پر کون عدل کرنے والا ہے۔

خدری کہتے ہیں کہ جب وہ شخص چلا گیا تھا تو آپؐ نے فرمایا اسکی نسل سے ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو قرآن کو مزے لے لے کر پڑھیں گے لیکن انکے حلق سے نیچے نہ جائے گا۔ یہ لوگ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے۔ * ابو سعید خدری کا بیان ہے کہ آپؐ نے یہ بھی کہا کہ اگر میں اس قوم میں رہا تو قوم ثمود کی طرح انکو قتل کر ڈالوں گا۔

* مال غنیمت کی چوری - عام چوری سے زیادہ سخت ہے
اس کی سزا بھی سخت کیونکہ سینکڑوں لوگوں کا حق *
اگر کبھی توبہ کی توفیق ہوگئی تو کیسے ادا کریں گے۔
مساجد، چندہ، درسگاہیں کے خزانے۔

* میں ایک شخص نے مال غنیمت سے اون کی کوئی چیز چھپالی اور تقسیم کے بعد خیال آیا تو لے آیا آپؐ کے پاس۔ آپؐ نے کہا میں سے اب سا کو دوں گا۔ لینے سے انکار اور کہا کہ اب تو یہ قیامت کے دن لائے گا۔

حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں۔

* آپؐ نے ایک دن ہمارے درمیان خطبہ دیا جس میں مال غنیمت کی چوری کو بڑی تفصیل سے بتایا اور فرمایا

میں تم میں سے کسی کو قیامت کے دن اس حال میں نہ پاؤں کہ جس کی گردن پر اونٹ ہو اور زور سے بلبلا رہا ہے اور کہہ رہا ہے اے اللہ کے رسول میری مدد فرمائیں۔ اور اس گناہ کے وبال سے بچائیے اور میں کہوں کہ میں تمکو نہیں بچا سکتا میں نے تمہیں دنیا میں ہی اسکے بارے میں بتا دیا تھا۔

میں تم میں سے کسی کو قیامت کے دن اس حال میں نہ دیکھوں کہ اسکی گردن پر گھوڑا لدا ہو اور وہ ہنہنا رہا ہے اور یہ شخص کہہ رہا ہے کہ

اے اللہ کے رسول میری مدد کیلئے دوڑیے اور میں کہوں میں کچھ نہیں کر سکتا

جس نے تمہیں دنیا میں ہی بتا دیا تھا۔

میں تم میں سے کسی کو قیامت کے دن اس حال + گردن پر بکری + منمنا رہی ہے۔

کہا میری مدد + میں کچھ نہیں کر سکتا۔

میں تم میں سے کسی کو قیامت + گردن پر آدمی + وہ چیخ رہا ہے +

میری مدد + میں اس وقت پر کچھ نہیں کر سکتا۔

میں تم میں سے کسی کو اس حال + گردن پر کپڑے کے ٹکڑے + وہ کہہ رہا ہے +

کہ میری مدد + میں کوئی مدد نہیں کر سکتا

میں تم میں سے کسی کو اس حال میں نہ پاؤں + گردن پر سونا چاندی سوار + وہ کہہ

رہا ہے + کہ میری مدد + میں کچھ نہیں کر سکتا۔

← جیسے اللہ کہتے ہیں ان پر نظر نہ دوڑیں

155 ← یہ آیت خاص آپؐ کے بارے میں - مخاطب عام مسلمان کو

آپؐ کی اپنی خاصیت پر [illegible] کریں - آپؐ پر شک نہ کریں

آپؐ کے بارے میں بدگمانی نہ رکھیں - آپ کمال غنیمت میں

سے جو جس کیلئے بہتر لگا اسکو دے دیا۔

← جیسے عبداللہ بن ابیع + اسکے ساتھی — ایسی باتیں پھیلاتے

تھے۔

← حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ہمیں جنگ خیبر کی غنیمت

میں سونا، چاندی تو ملا نہیں بس اونٹ، بکریاں

اور کپڑے وغیرہ تھے۔

ایک شخص رفاعہ بن زید نے رسولؐ کو ایک غلام تحفتاً

دیا تھا جسکا نام مدعم تھا اسکے بعد آپؐ وادی القریٰ

پہنچے مدعم آپؐ کو سواری سے اتار رہا تھا کہ مدعم کو

ایک تیر آ لگا لوگوں نے کہا اسکو جنت نصیب ہو۔

آپ نے کہا ہرگز نہیں۔ اس نے خیبر کے دن اموالِ غنیمت
سے ایک چادر چوری کی تھی جو آگ کے شعلے بن کر ہمیشہ
اس کے گرد لپٹ رہی ہے۔ اتنے میں ایک شخص تسمے
کے برابر دو چیزیں (دو تسمے) لے کر حاضر ہوا۔ اگر تم آج
یہ جمع نہ کرواتے تو قیامت کے دن یہ آگ بن کر
تمہارے گرد شعلے بن لپٹتے۔ (بخاری)

① حقیر چیز پر اتنی بڑی سزا
② کسی کو جنتی نہ کہیں لیکن جنت کی دعا دے سکتے ہیں

آپ خود بھی اللہ کی رضا کی تلاش رہتے اور لوگ اپنے ساتھیوں کو
بھی کہتے کہ وہ اس طرح کے کام کریں جو اللہ کی رضا کو حاصل
کرنے کی باعث بنیں۔ تاکہ ایسے کام کریں جس سے آپ
اللہ کے قہر کے حقدار بن جائیں۔

163 ← اچھے، برے دونوں لوگوں کے درجے ایک جیسے نہیں ہیں۔

164 ← ① اللہ رب العزت کا سب سے بڑا احسان ایک پیغمبر جو بھیجا وہ ان میں سے
تھا اور جن میں بھیجا تھا ان کا ہم جنس تھا۔

سورۃ البقرۃ ، سورۃ الجمعۃ

دونوں میں اس احسان کا ذکر۔

② وہ ہمیشہ آیات کی تلاوت کرتا۔ کتاب کی تعلیم
③ تزکیہ کرتے ہیں۔ (اللہ کی آیات سے ذہن اور ایمان سے دھو ڈالا)
④ کتاب کا علم + حکمت سکھاتے ہیں۔ سمجھ اور سکھائیں۔

Scanned with CamScanner

165 ← احد میں شکست پر منافقین بات کر رہے ہیں کہ اللہ کا رسول
یہاں موجود تھا تو کیسے مصیبت آئی۔ اللہ کے رسول نے کہا تھا کہ فتح
ہوگی یہ مصیبت کیسے آ گئی۔ حالانکہ تم نے دوگنی مصیبت کفار
کو بدر میں دی تھی۔ انکے ۱۴۰ لوگوں کو - ۷۰ شہید، ۷۰ قیدی
حالانکہ یہ خود تمہارے اعمال کی بنا پر ہے کیونکہ تم نے درے نہیں
سنبھالے۔

166 ← تمہیں جو نقصان پہنچا وہ تمہیں - اللہ کے اذن سے پہنچا
167
اس کی حکمت نقصان پہنچانے کی

اللہ تمہیں دیکھے کہ کون مومن ہے کون منافق -
اللہ جانتا ہے یہ عام انسان کے جاننے کیلئے ہے۔

← عبداللہ بن ابی نے جب 300 کے ساتھ واپس جانا چاہا
تو کچھ مسلمانوں نے سمجھانا چاہا تو اس نے کہا کہ ہمیں یقین ہے کہ آج
لڑائی نہ ہوگی

تمام دنوں میں وہ بات کہتے ہیں جو اچھی لگے تمہیں - لیکن ایسے
موقعوں پر جو دل میں چھپا ہے سامنے ہوتے ہیں وہ کہہ دیتے ہیں۔

168 ← اللہ رب العزت منافقوں کی ساری چالیں اچھا کھولتے
جا رہے ہیں۔ یہ ایسی باتیں کرتے ہیں کہ مسلمان کی ہمت ٹوٹ
جائے - اور انکے حوصلے پست کرتے ہیں۔ اللہ کی راہ میں لڑنے
کی بجائے گریز کرتے ہیں۔
اپنے شہید ہونے بھائیوں کے بارے میں کہہ رہے ہیں کہ اگر
یہ ہماری بات مانتے تو نہ مارے جاتے۔

← اللہ رب العزت کا جواب
اگر ایسا ہے تو جب تمہاری موت آئے تو ٹال دینا۔

Scanned with CamScanner

شہداء کے درجات، فضیلتیں بیان کی گئی ہیں ← 169 - 171

روح + جسم کے اتصال کا نام زندگی

روح + جسم کے انفصال کا نام موت

① موت ← عالم ارواح کا وقت

② زندگی ← زندگی سے موت تک کا وقت

③ آخرت ← موت سے قیامت تک کا وقت

④ زندگی ← قیامت سے حشر تک ابدی زندگی۔

دو دفعہ موت + دو زندگی کا ذکر قرآن میں

ان میں موت کے نقوش زیادہ اور زندگی کے نقوش کم ہیں۔

← شہداء کی فضیلت اور موت کے بعد کی زندگی

← حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ مجھے آپ ﷺ ملے اور پوچھا کہ کیا بات ہے، کہ میں تمہیں افسردہ دیکھ رہا ہوں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے والد (عبداللہ) غزوہ بدر میں شہید ہو گئے اور پیچھے قرض اور چھوٹے چھوٹے بہن بھائی چھوڑ گئے ہیں (حضرت جابر کی 9 یا 10 بہنیں تھیں) اور اکلوتے بھائی تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں تمہیں یہ نہ بتاؤں کہ اسکی ملاقات اللہ سے کیسے ہوئی اسکی بشارت دوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کسی سے کلام نہیں کرتا مگر پردے کے پیچھے سے۔ اللہ نے تمہارے باپ کو زندہ کیا اور روح در روح بات کی۔ اللہ نے فرمایا مجھ سے مانگو جو میں تمہیں عطا کروں۔ تمہارے باپ نے کہا اے اللہ مجھے دوبارہ زندہ کریں تاکہ میں پھر آپ کی راہ میں شہید ہو جاؤں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ طے ہو چکا ہے کہ تم دوبارہ زندگی کی طرف نہ لوٹو گے۔ جو میرے پاس آئے وہ دوبارہ واپس نہیں جاتا۔

ایک اور روایت کے مطابق انہوں نے کہا تھا کہ میں یہ چاہتا ہوں کہ میری یہ خواہش میرے زندہ ساتھیوں تک پہنچا دی جائے۔ (خبر پہنچا دیا)

(ترمذی + ابن ماجہ)

ایسے میں یہ آیت 169 نازل ہوگئی۔

← حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ میرے چچا حضرت انس بن نضرؓ بدر میں کی لڑائی میں مدینہ میں نہ تھے اور انہوں نے کہا کہ اے اللہ کے رسول میں کفر و شرک کی پہلی لڑائی میں نہ شامل ہو سکا چنانچہ اگلی جو بھی لڑائی اس میں شریک ہوں گا اور اللہ دیکھے گا کہ میں کیا کرتا ہوں۔

پھر احد ہوئی اس میں وہ گئے جب مسلمان خوف سے بھاگے تو انہوں نے کہا۔

"اے اللہ میں تجھ سے مسلمانوں کی طرف سے معافی مانگتا ہوں اور اظہار برأت کرتا ہوں جو حرکت انہوں نے کی"

پھر آگے بڑھے اور سعد بن معاذؓ سے ملے۔ ان سے کہا اے سعد! قسم ہے اس ذات کی میں جنت کی طرف جا رہا ہوں میں احد کے اس طرف جنت کی خوشبو پاتا ہوں۔

سعد بن معاذ۔ رسول ﷺ سے کہتے ہیں کہ جو کارنامہ انس بن نضرؓ نے کیا وہ میں نہیں کر سکتا تھا۔

← یہ وہ صحابی ہیں جن کی وفات پر آپ ﷺ نے کہا تھا کہ آج رحمٰن کا عرش ہل گیا۔

ایک اور روایت

آپ ﷺ نے کہا کہ 70 ہزار فرشتوں نے سعدؓ کے جنازے میں شرکت کی۔

انکی قبر کھودنے پر انکی قبر سے خوشبو آتی تھی۔

← اس حدیث کے راوی انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے چچا کے جسم پر 80 سے زائد زخم دیکھے۔ نیزوں، تلوار اور

تیروں کے زخم تھے۔ وہ مشرکین کے ہاتھوں قتل ہوئے ایسے حال میں تھے کہ پہچان نہ پائے گئے۔ انکی بہن نے ہاتھوں کی انگلیوں سے پہچانا۔ (بخاری + مسلم)

← حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ آپؐ کے پاس کچھ آدمی آئے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے ساتھ کچھ آدمیوں کو بھیجیے تاکہ وہ ہمیں قرآن سکھائیں۔ آپؐ نے انصار میں سے 70 آدمیوں کو بھیجا جنکو سید القراء کہا جاتا تھا۔ انہی میں میرے ماموں حرام تھے یہ لوگ رات مدینہ میں مسجد نبوی میں بیٹھ کر قرآن سیکھتے سکھاتے، دن میں پانی لا کر مسجد نبوی میں رکھتے اور لکڑیاں کاٹتے بیچتے جو پیسے ملتے اس سے اصحاب صفہ + غریبوں کیلئے کھانا لاتے۔ ان لوگوں نے انکو دھوکے سے ایک جگہ لے جا کر 70 آدمی سید القراء کو مار ڈالا۔ ان لوگوں نے اللہ سے ایک دعا کی تھی۔ اے اللہ ہماری طرف سے ہمارے نبی کو یہ پیغام پہنچا دیجیے کہ ہم اپنے رب سے جا ملے بلکہ رب ہم سے خوش ہے اور ہم اپنے رب سے۔

راوی کہتے ہیں کہ ایک شخص نے انکے ماموں کو پیچھے سے آکر نیزے سے وار کیا اور وہ آر پار ہو گیا۔

تو ماموں نے کہا

"قسم ہے رب کعبہ کی میں نے تو کامیابی حاصل کر لی"۔

← مدینہ میں آپؐ کو وحی کے ذریعے بتا دیا گیا کہ وہ لوگ قتل کر دیے گئے۔

مفسرین کے مطابق آیت خاص موقع پر نازل ہوئی اسکا مطلب عمومی ہوتا ہے ہر زمانے کے تنبیہ دول کیلئے۔

ایک موقع پر آپ نے فرمایا کہ جنت کے دروازے تلواروں کے سائے نیچے ہیں۔

ایک آدمی جو معمولی لباس میں تھا اس نے میرے والد سے پوچھا کیا واقعی آپ نے رسول اللہ کو یہ بات کہتے سنا ہے۔ **ابوموسیٰ کے بیٹے ابوبکر کہتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ کو یہ بات محاذِ جنگ پر کہتے سنا۔** جنت تلواروں کے سائے نیچے ہیں۔ پھر وہ شخص اپنے دوستوں کے پاس پہنچ کر آخری سلام کر اور اللہ کی راہ میں لڑ کر شہید ہو گیا۔

ایک دیہاتی عرب آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ پر ایمان لا کر آپ کے ساتھ ہو لیا۔ کہ میں اپنا گھر بار چھوڑ کر یہیں آپ کے ساتھ مدینہ میں رہوں گا۔ اس کے بعد رسول نے صحابہ کو کچھ ہدایت دیں۔ پھر جہاد ہوا جو مال غنیمت ملا اس میں آپ نے اس دیہاتی صحابی عرب کا بھی حصہ لگایا۔ پھر کسی صحابی کے حوالے کیا کہ آئے تو اسے دے دینا وہ مجاہدین کے اونٹ چرانے گیا تھا۔ چنانچہ جب وہ آیا تو لوگوں نے اسے دیا تو بولا یہ کیا ہے؟ پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا کہ حضور یہ کیا ہے؟ آپ نے کہا مال غنیمت میں تمہارا حصہ۔ اس نے کہا کہ **میں نے آپ کی پیروی اس لیے تھوڑی کی ہے کہ یہ لوں میں نے تو اس لیے کی ہے کہ دشمن کا کوئی تیر آ کر میرے حلق میں لگے اور میں شہادت کا رتبہ پاؤں** اور چلا جاؤں۔ آپ نے کہا اگر تمہاری نیت سچی ہے تو ایسا ہی ہوگا۔ کچھ عرصہ بعد دشمن سے جہاد میں اس کا جنازہ آپ کے پاس لایا گیا تو اسکے حلق میں دشمن کا تیر لگا تھا اور موت واقع ہو گئی تھی

Scanned with CamScanner

آپ نے لوگوں سے پوچھا کیا یہ وہی ہے۔ لوگوں نے کہا ہاں تو آپ نے کہا اس نے اللہ سے سچی آرزو کی تھی اللہ نے پوری کر دی۔
پھر آپ نے اپنا مبارک جبہ اتار کر اس میں اسکو کفنایا۔ اسکی نماز جنازہ پڑھی اسکے لیے دعا کی۔

"اے اللہ یہ تیرا بندہ ہے تیری راہ میں ہجرت، تیری راہ میں شہادت اور میں اس پر گواہ ہوں۔"

161 ← حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ ہم نے آپ سے شہداء کے بارے میں پوچھا۔

انکی روحیں سبز پرندوں میں ہوں گی۔ ان کیلئے عرش الٰہی میں کچھ قندیلیں لٹکی ہیں یہ روحیں جنت میں جہاں چاہیں سیر کرتی ہیں پھر ان قندیلوں میں واپس آجاتی ہیں۔ ان کے پروردگار نے انکی طرف دیکھا تو پوچھا کہ کیا تمہیں کسی چیز کی خواہش ہے انہوں نے کہا ہم کس چیز کی خواہش کریں ہم جہاں چاہیں سیر کرتی رہتی ہیں۔ پروردگار نے یہ سوال تین بار پوچھا جب انہوں نے دیکھا کہ جواب دیے بغیر گزارا نہیں تو انہوں نے کہا کہ اے ہمارے پروردگار ہم چاہتے ہیں کہ تو ہماری روحیں واپس دنیا میں لوٹا دے تاکہ ہم پھر تیری راہ میں جہاد کریں پھر شہید ہوں۔

← شہید کی زندگی حقیقی یا مجازی۔ اسکا علم ہمارے پاس نہیں۔

Reference

سورۃ البقرۃ آیت نمبر 154

← پھر وہ یہ خواہش کرتے ہیں کہ ہمارے پیچھے والوں کو ہماری افضل زندگی کا پتہ چل جائے وہ مطمئن ہو جائیں اور ایسی کوشش کریں۔

Scanned with CamScanner

حضرت عمر فاروق رض یہ دعا کیا کرتے تھے
اور کہ شہادت کی زندگی تو چاہتا ہوں لیکن مدینہ رسول ﷺ میں
چاہتا ہوں۔ آپ رض مدینہ میں ہی تھے کہ ابو لؤلؤ فیروز
نامی نے آکر خنجر مارا آپ رض امامت کرا رہے تھے۔ پھر عبدالرحمن
بن عوف نے امامت مکمل کروائی۔
جب ہوش آیا پہلا سوال مسلمانوں نے نماز مکمل کی۔
دوسرا سوال۔ مجھے مارنے والا مسلمان تو نہیں تھا اور
شکر ادا کیا تھا کہ وہ مسلمان نہیں تھا۔

ایک دفعہ آپ نے احد پہاڑ پر چڑھ رہے تھے تو کہا تھا کہ اے
پہاڑ تھم جا کیونکہ تیرے اوپر شہداء ہیں۔ حضرت عثمان غنی رض
حضرت عمر رض، حضرت علی رض — شہادت کی موت
حضرت ابوبکر صدیق رض — طبعی موت